۱ جنگِ عظیم کے بعد سیاسی واقعات

آئیے، اعادہ کریں۔

ہم نے گزشتہ جماعتوں کی شہریت کی درسی کتابوں میں اپنے مقامی حکومتی ادارے، بھارت کا دستور اور اپنے ملک کے طرزِ حکومت یا تشکیلِ حکومت کا مطالعہ کیا ہے۔ اس جماعت میں ہم دیگر ممالک سے بھارت کے تعلقات کا مطالعہ کریں گے۔ جغرافیہ کے مطالعے سے آپ اپنے ملک کی جغرافیائی تشکیل جان چکے ہوں گے۔ تاریخ کے مطالعے کے ذریعے آپ نے تاریخی عہد کے عالمی واقعات کا مطالعہ کیا ہوگا۔ سیاسیات کے مطالعے کے ذریعے اب ہم دنیا سے بھارت کے تعلقات اور اہم عالمی مسائل کو سمجھیں گے۔

ہم تمام لوگ کسی نہ کسی وجہ یا ضرورت کے تحت سماج میں کسی شخص، ادارے یا تنظیم پر انحصار کرتے ہیں۔ ہم نے دیکھا کہ ہماری سماجی زندگی ایک دوسرے پر منحصر ہوتی ہے جس میں باہمی تعاون کو نہایت اہمیت حاصل ہے۔ جس طرح یہ باہمی تعاون افراد اور سماج سے تعلق رکھتا ہے اتنا ہی مختلف ممالک سے بھی اس کا تعلق ہے۔ بھارت کی طرح دنیا میں اور بھی بہت سے آزاد ممالک ہیں۔ ان میں مسلسل لین دین چلتا رہتا ہے۔ کاروبار ہوتے رہتے ہیں۔ یہ آزاد ممالک آپس میں معاہدے بھی کرتے ہیں۔ ان تمام آزاد اور مقتدر ممالک کا ایک نظام تشکیل پاتا ہے جسے ہم **'بین الاقوامی نظام'** کہتے ہیں۔ ہم اس بین الاقوامی نظام کی خصوصیات دیکھیں گے۔

باہمی انحصار : دنیا کے تمام ممالک کسی نہ کسی وجہ سے ایک دوسرے پر انحصار کرتے ہیں۔ کوئی ملک چاہے کتنا ہی بڑا، خوشحال اور ترقی یافتہ کیوں نہ ہو، وہ ہر معاملے میں خود کفیل نہیں ہوسکتا۔ بڑے ممالک کو بھی اپنی ہی طرح بڑے یا چھوٹے ممالک پر انحصار کرنا پڑتا ہے یعنی باہمی انحصار اس بین الاقوامی نظام کی ایک اہم خصوصیت ہے۔

مجھے درپیش سوال ....

* افراد اور ملکوں کے باہمی انحصار میں کیا فرق ہوتا ہے؟
* کیا غریب ممالک اور امیر ممالک جیسی کوئی تقسیم ہوتی ہے؟
* جس طرح کسی ملک کے معاملات دستور کے تحت چلتے ہیں، کیا عالمی سطح پر بھی کوئی دستور ہوتا ہے؟
* بین الاقوامی نظام میں سب سے اونچا مقام کیسے حاصل ہوتا ہے؟

خارجہ پالیسی کے ذریعے بین الاقوامی تعلقات : ہر ملک اپنے داخلی معاملات کے ساتھ ساتھ دیگر ممالک سے اپنے معاملات کے تعلق سے اپنی پالیسی طے کرتا ہے۔ اسی پالیسی کو خارجہ پالیسی کہتے ہیں۔ ہم اگلے سبق میں بھارت کی خارجہ پالیسی کا تفصیلی مطالعہ کریں گے۔

عمل کیجیے۔

ایک مہینے کے اخبارات جمع کرکے ان میں دیگر ممالک سے متعلق خبریں جمع کیجیے۔ مندرجہ ذیل نکات کی بنیاد پر ان خبروں کی جماعت بندی کرکے ان کی نمائش کیجیے۔

۱۔ غیر ممالک کے اہم عہدیداروں کا ہمارے ملک کا دورہ۔
۲۔ دیگر ممالک کے ساتھ اپنے ملک کا معاہدہ۔
۳۔ اپنے ملک میں منعقدہ کوئی بین الاقوامی اجلاس۔
۴۔ پڑوسی ملک سے متعلق اہم واقعات۔

پس منظر : ہم آج جس دنیا میں رہتے ہیں اس کی موجودہ شکل مختلف حادثات اور واقعات سے عبارت ہے۔ اسی لیے ہمیں اس دنیا کو سمجھنے کے لیے تاریخ کا مطالعہ کرنا پڑتا ہے۔ آپ جانتے ہی ہیں کہ گزشتہ صدی میں دو عظیم جنگیں ہوئیں۔ پہلی جنگِ عظیم اور دوسری جنگِ عظیم دنیا کے سب سے اہم سانحات تھے جن کی وجہ سے دنیا تبدیل ہوگئی۔ عالمی سطح پر نئے رجحانات اور نظریات متعارف ہوئے۔ آیئے، سمجھیں کہ ان جنگوں کی وجہ سے مزید کیا تبدیلیاں واقع ہوئیں۔

پہلی جنگِ عظیم : پہلی جنگِ عظیم ۱۹۱۴ء سے ۱۹۱۸ء کے درمیان ہوئی۔ اس جنگ میں یورپ کے اہم ممالک شامل تھے۔ بین الاقوامی یا عالمی نظام میں یورپ کو اس زمانے میں نہایت اہمیت حاصل تھی۔ پہلی جنگِ عظیم کے دوران انسانی جانوں اور املاک کا بڑا نقصان ہوا۔ جنگ میں شریک ممالک کو عظیم معاشی نقصانات سے دوچار ہونا پڑا۔ جنگ میں شامل نہ ہونے والے ممالک بھی اس سے متاثر ہوئے۔ فاتح اور مفتوح دونوں ملکوں کی معیشت تباہ ہوگئی۔

پہلی جنگ عظیم میں شامل ممالک

دوست ممالک	مرکزی اتحاد
برطانیہ، فرانس، روس، اٹلی، امریکہ	جرمنی، آسٹریا، ہنگری، تُرکستان (سلطنتِ عثمانیہ)، بلغاریہ

جنگ کے خاتمے کے بعد ہر ملک کو یہ احساس ہوا کہ اس طرح کی جنگ دوبارہ نہ ہونے دینے کے لیے کچھ اقدامات کرنے چاہئیں۔ نتیجتاً مجلسِ اقوام یعنی لیگ آف نیشنز (League of Nations) کا قیام عمل میں آیا۔ مجلسِ اقوام بین الاقوامی مسائل کے حل، مذاکرات اور مصالحت کا پلیٹ فارم بن گئی۔ کسی بھی ممکنہ جنگ کو روکنا مجلسِ اقوام کی اہم ذمہ داری تسلیم کی گئی۔

پہلی جنگِ عظیم ختم ہونے کے بعد یورپ میں اور یورپ کے باہر کئی اہم تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ مثلاً یورپ میں پرانی حکومتیں ختم ہوئیں اور نئے ممالک وجود میں آئے۔

براعظم افریقہ اور ایشیا میں یورپ کے کئی ممالک کی نوآبادیات تھیں۔ ان نوآبادیات میں آزادی کی تحریکیں شروع ہوگئیں۔ ان تحریکوں نے یورپی ممالک کی بالادستی کے سامنے چیلنج کھڑا کر دیا۔

پہلی جنگِ عظیم کے بعد قیامِ امن کے لیے مجلسِ اقوام کا قیام عمل میں آیا لیکن مجلسِ اقوام جنگوں کو روکنے میں ناکام رہی۔ جرمنی، اٹلی اور اسپین جیسے ممالک میں آمریت کو عروج حاصل ہوا۔ ان سب واقعات نے دوسری جنگِ عظیم کے بیج بونے میں اہم کردار ادا کیا۔

پہلی جنگِ عظیم میں شامل بھارتی فوجی

سوچیے اور لکھیے۔

جرمنی میں ہٹلر کی آمریت کو عروج حاصل ہوا۔ اگر جرمنی میں جمہوریت ہوتی تو کیا ہوتا؟ آمریت یعنی ڈکٹیٹرشپ کو روکنے کے لیے ہمیں کون سے اقدامات کرنے چاہئیں؟

آپ کیا محسوس کرتے ہیں؟

جنگوں کی روک تھام کے لیے مجلسِ اقوام قائم کی گئی لیکن مجلسِ اقوام جنگ روکنے میں ناکام رہی۔ جنگ روکنے کے لیے مجلسِ اقوام کو کیا اقدامات کرنے چاہیے تھے؟

دوسری جنگِ عظیم : دوسری جنگِ عظیم ۱۹۳۹ء سے ۱۹۴۵ء کے درمیان لڑی گئی۔ یہ جنگ پہلی جنگِ عظیم سے زیادہ مہلک ثابت ہوئی۔ پہلی جنگِ عظیم کے مقابلے دوسری جنگِ عظیم وسیع تر پیمانے پر لڑی گئی۔ اس کے علاوہ اس جنگ میں نئی ٹکنالوجی کا

دنیا - سیاسی (اہم ممالک)

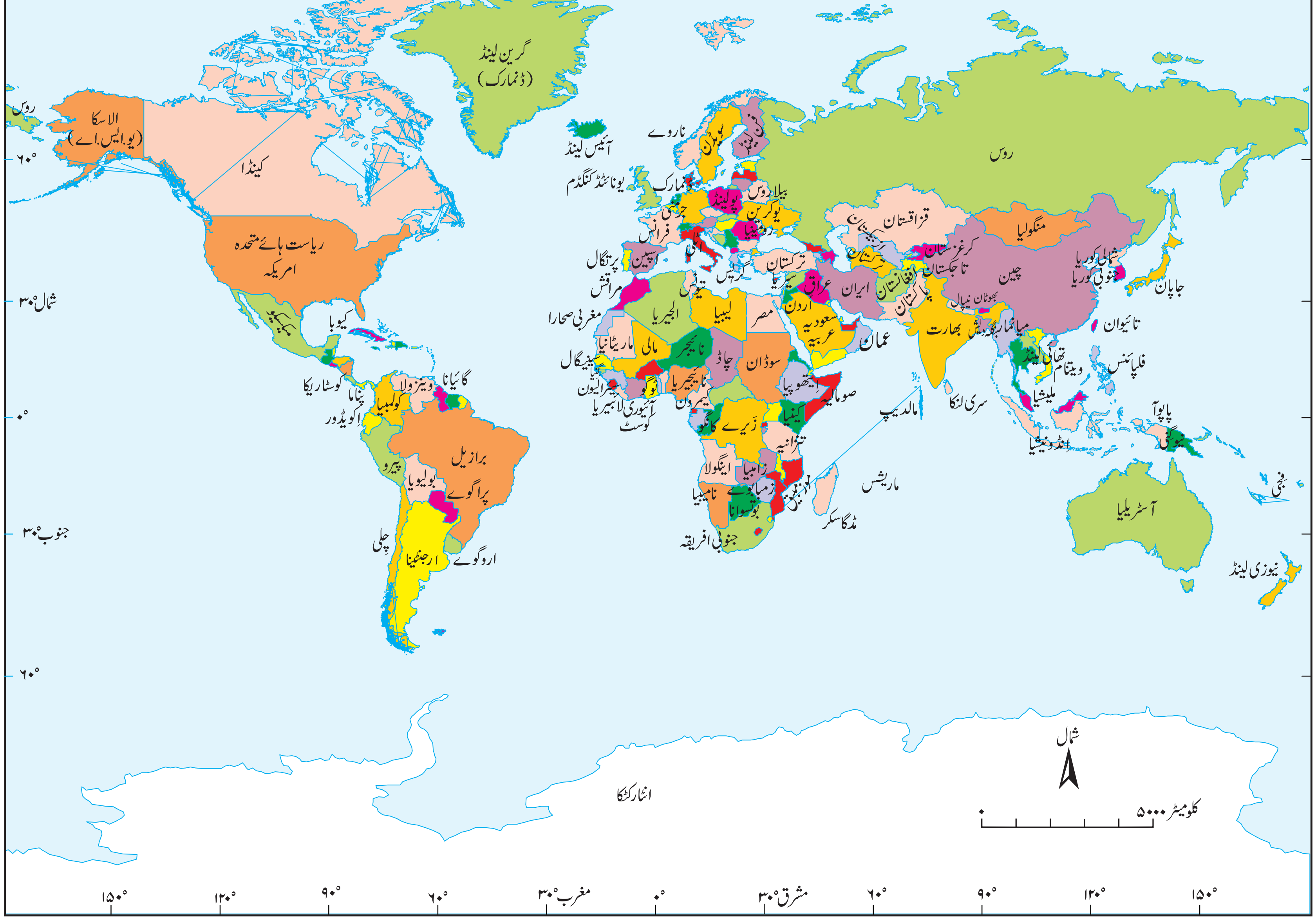

استعمال کیا گیا۔ جنگ میں شامل ممالک پر دوبارہ معاشی تباہی کی آفت ٹوٹ پڑی۔

ذرا لکھیے تو...

۱۹۳۹ء سے ۱۹۴۵ء کے درمیان دوسری جنگِ عظیم جاری تھی۔ اس درمیان بھارت میں کون سے واقعات رونما ہو رہے تھے؟ بھارت پر دوسری جنگِ عظیم کے کیا اثرات مرتب ہوئے؟

دوسری جنگِ عظیم میں شامل ممالک

حزبِ اتحاد	برطانیہ، فرانس، آسٹریلیا، کینڈا، نیوزی لینڈ، بھارت، سوویت روس، چین، امریکہ
حزبِ مخالف	جرمنی، جاپان، اٹلی

دوسری جنگِ عظیم میں امریکہ کی شمولیت اہم تھی۔ امریکہ نے ایٹم بم تیار کیے تھے۔ جنگ کے خاتمے کے لیے امریکہ نے ۶/ اگست اور ۹/ اگست ۱۹۴۵ء کو بالترتیب دو جاپانی شہروں ہیروشیما اور ناگاساکی پر جوہری بم گرائے۔ یورپ میں جرمنی اور ایشیا میں جاپان کی شکست کے ساتھ ہی دوسری جنگِ عظیم کا خاتمہ ہوگیا۔ دوسری جنگِ عظیم کے دوران ہونے والے واقعات میں سرد جنگ کی ابتدا کو اہمیت حاصل ہے۔ ۱۹۴۵ء سے ۱۹۹۱ء تک کے طویل عرصے تک سرد جنگ چلتی رہی۔ ہم سرد جنگ کے دوران وقوع پذیر ہونے والی کچھ تبدیلیوں کا جائزہ لیں گے۔

سرد جنگ : دوسری جنگِ عظیم کے دوران امریکہ اور سوویت روس حلیف ممالک تھے لیکن جنگ کے خاتمے کے ساتھ ہی دونوں ممالک ایک دوسرے کے حریف بن گئے۔ ان میں باہمی تعاون کی جگہ باہمی مسابقت نے لے لی۔ یہ مسابقت عالمی سیاست کے ۴۰ تا ۴۵ سال پر محیط تھی۔ ان دونوں ملکوں کے درمیان براہِ راست جنگ تو نہیں ہوئی لیکن دونوں کے درمیان اتنا شدید تناؤ تھا کہ کسی بھی وقت جنگ بھڑک اُٹھنے کا خدشہ لگا رہتا۔ براہِ راست جنگ بھلے ہی نہ ہوئی ہو لیکن جنگ جیسی صورتِ حال کو سرد جنگ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس دوران امریکہ سُپر پاور تھا لیکن سوویت روس بھی جوہری اسلحہ بنا کر اور اپنی فوجی قوت میں اضافہ کر کے سُپر پاور بننے کی کوشش کر رہا تھا۔ ان دونوں ملکوں میں جدوجہد، اقتدار کی رسّہ کشی، اسلحہ کی دوڑ، نظریاتی اختلاف اور ایک دوسرے کو مات دینے کی نفسیات کی وجہ سے سرد جنگ کا آغاز ہوا تھا۔

سرد جنگ کے اثرات

- **فوجی تنظیموں کا قیام :** سرد جنگ کے دوران دونوں ملکوں نے فوجی (عسکری) تنظیمیں قائم کیں۔ ان تنظیموں میں شامل ممالک کے تحفظ اور سلامتی کی ذمہ داری متعلقہ سُپر پاور ملک نے لے رکھی تھی۔ ناٹو (NATO : North Atlantic Treaty Organisation) امریکہ کی بالا دستی والی فوجی تنظیم تھی وہیں 'وارسا معاہدہ' سوویت روس کے غلبے والی فوجی تنظیم تھی۔

آپ کیا محسوس کرتے ہیں؟

* کیا ٹکنالوجی کی ترقی اور بین الاقوامی امن کے درمیان کوئی تعلق ہوتا ہے؟
* انسانی فلاح و بہبود کے لیے ٹکنالوجی کا استعمال کیسے کیا جاسکتا ہے؟

- **دنیا کی قُطبینی تقسیم :** سرد جنگ کے دوران دنیا کے بہت سے ممالک ان دونوں بڑی طاقتوں (سُپر پاور) کے گروہوں میں شامل ہوگئے تھے۔ ممالک کی دو گروہوں میں اس تقسیم کو قطبینی تقسیم کہا جاتا ہے۔ اس تقسیم کی وجہ سے سرد جنگ نے شدت پکڑ لی اور تناؤ بڑھتا گیا۔

آیئے، عمل کر کے دیکھیں۔

کیوبا کی جدوجہد (۱۹۶۲ء) سرد جنگ کے دوران ایک اہم واقعہ تھی۔ اس جدوجہد کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیجیے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

۱۹۱۷ء میں روس میں اشتراکی انقلاب رونما ہوا جس کے نتیجے میں سوویت روس وجود میں آیا۔ نہایت قلیل مدت میں بین الاقوامی سطح پر سوویت روس ایک سُپر پاور بن کر اُبھرا لیکن امریکہ اور سوویت روس کے درمیان بنیادی اختلافات تھے۔ مثلاً :

- امریکہ سرمایہ دارانہ نظام کا حامی ملک تھا جبکہ سوویت روس اشتراکی نظریات اور واحد جماعتی اقتدار کا حامی ملک تھا۔ دونوں بڑی طاقتوں کو دنیا میں اپنی بالادستی قائم کرنا تھی۔ امریکہ کو سرمایہ دارانہ نظام کی تشہیر کرنا تھی تو سوویت روس کو اشتراکیت کی۔
- اپنی بالادستی میں اضافہ کرنے کے لیے دونوں بڑی طاقتوں نے دیگر چھوٹے ممالک کو اپنے گروہ میں کھینچنے کی کوششیں شروع کردیں۔ نتیجتاً فکری اعتبار سے یورپ دو حصوں میں تقسیم ہوگیا۔ مغربی یورپ اور وہاں کے ممالک امریکی خیمے میں شامل ہوگئے جبکہ مشرقی یورپ کے ممالک سوویت روس کے خیمے میں داخل ہوگئے۔ دونوں بڑی طاقتوں نے اپنے اپنے خیمے میں شامل ممالک کو فوجی اور معاشی امداد فراہم کرنے کی حکمتِ عملی اختیار کی۔

- **اسلحہ کی دوڑ :** سُپر پاور ممالک نے ایک دوسرے کو شہ مات دینے کے لیے بڑے پیمانے پر اسلحہ سازی شروع کردی۔ زیادہ سے زیادہ مہلک ہتھیار بنانے کے لیے درکار ٹکنالوجی کے حصول کے لیے دونوں میں مقابلہ آرائی شروع ہوگئی۔ لیکن دونوں بڑی طاقتوں کی اسلحہ سازی کی دوڑ کی وجہ سے عالمی امن وسلامتی کو لاحق خطرے کا احساس ہوتے ہی اسلحہ پر قابو اور ترکِ اسلحہ کی کوششیں بھی اسی دور میں کی گئیں۔
- **علاقائی تنظیموں کا قیام :** ان سُپر پاور ملکوں کی مسابقت میں امداد کے لیے ترقی پذیر ممالک نے علاقائی سطح پر باہمی تنظیمیں قائم کیں۔ ان ممالک کی نظر میں معاشی ارتقا اہم تھا۔ یورپی ممالک نے یورپی یونین قائم کی تو جنوب مشرقی ایشیائی ممالک نے سنگاپور، تھائی لینڈ، ملیشیا، انڈونیشیا، فلپائنس وغیرہ ممالک پر مشتمل آسیان (ASEAN) تنظیم قائم کی۔
- **عدم وابستگی :** سرد جنگ کے آغاز کے ساتھ ہی جہاں ایک جانب دنیا کی تقسیم جاری تھی وہیں کچھ ممالک نے کسی بھی سُپر پاور کے گروہ میں شامل نہ ہوکر ناوابستہ رہنے کا فیصلہ کرلیا تھا جسے تحریکِ عدم وابستگی کہا جاتا ہے۔ سرد جنگ کے دوران تحریکِ عدم وابستگی ایک اہم تحریک تھی۔

تحریکِ عدم وابستگی : دوسری جنگِ عظیم کے بعد براعظم ایشیا اور افریقہ کے نئے آزاد ممالک نے عدم وابستگی کے نظریات کی حمایت کی جس کی وجہ سے یہ ایک اہم تحریک بن گئی۔ ۱۹۶۱ء میں بھارت کے وزیر اعظم جواہر لال نہرو، یوگوسلاویہ کے صدر مارشل ٹیٹو، مصر کے صدر جمال عبد الناصر، انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر احمد سکارنو اور گھانا کے قومی صدر کوامے نکروما کی زیر قیادت اس تحریک کا آغاز ہوا۔

تحریکِ عدم وابستگی کا تجزیہ : تحریکِ عدم وابستگی نے نوآبادیات، سامراجیت اور نسل پرستی کی مخالفت کی۔ اس تحریک نے بین الاقوامی مسائل اور تنازعات کے پرامن حل پر زور دیا۔ بھارت نے پنڈت جواہر لال نہرو کی رہنمائی میں اس تحریک کی قیادت کی۔ بعد کے دور میں بھی بھارت نے اس تحریک کی فعال حمایت کی ہے۔ سرد جنگ کے خاتمے کے بعد بھی اس تحریک کی اہمیت میں کمی نہیں آئی ہے۔

یہ تحریک انسانیت، عالمی امن و سلامتی اور مساوات کی قدروں پر مبنی ہے۔ اس تحریک نے ترقی پذیر ممالک کو متحد ہونے کی ترغیب دی ہے۔

اس تحریک نے بین الاقوامی تنازعات کے پرامن حل کی

حوصلہ افزائی کی ہے۔ ترکِ اسلحہ اور انسانی حقوق کی پابجائی کے معاملات میں قائدانہ کردار ادا کرتے ہوئے اس تحریک نے غریب اور غیر ترقی یافتہ ممالک کے مسائل کو پُرزور طریقے سے پیش کیا۔ اس تحریک نے ایک نئے عالمی معاشی نظام (NIEO) کے قیام کا مطالبہ کیا۔

مختصراً یہ کہ سرد جنگ کے خاتمے کے بعد بھی اس تحریک کی اہمیت کم نہیں ہوئی ہے۔ اس تحریک نے زیرِ ترقی ممالک کو متحد ہونے کی ترغیب دی اور بین الاقوامی سیاست میں متعدد معاشی اور سماجی تبدیلیوں کے رجحانات پیش کیے۔ ان ممالک کو بین الاقوامی سیاست میں باوقار مقام دلانے کا یقین دلایا۔

سرد جنگ کا خاتمہ : ۱۹۴۵ء سے عالمی سیاست پر اثر انداز ہونے والی سرد جنگ بعد میں اختتام پذیر ہوگئی۔ سرد جنگ کا خاتمہ گزشتہ صدی کے اواخر کا ایک اہم واقعہ ہے۔ سرد جنگ کے خاتمے کی کئی وجوہات تھیں مثلاً

(۱) سوویت روس نے کھلی معیشت کی پالیسی اختیار کی جس سے معاشی نظام پر حکومت کی گرفت میں کمی واقع ہوئی۔

(۲) سوویت روس کے اُس وقت کے صدر میخائل گورباچوف نے تشکیلِ نو (پیریسترویکا) اور شفافیت (گلاسنوست) کی پالیسی پر عمل کیا۔ ان پالیسیوں کی وجہ سے ذرائع ابلاغ پر گرفت میں کمی واقع ہوئی۔ سیاسی اور معاشی شعبوں میں اہم تبدیلیاں آئیں یعنی ان شعبوں کی تشکیلِ نو کی گئی جس کی وجہ سے 'جمہوریت کاری' کو رواج حاصل ہوا۔

(۳) سوویت روس کے زیرِ اثر مشرقی یورپ کے ممالک نے سرمایہ دارانہ اور جمہوری نظام اختیار کیا جس کی وجہ سے وہاں حکومتیں تبدیل ہوگئیں۔

(۴) سوویت روس کا شیرازہ منتشر ہوگیا اور نئے ممالک وجود میں آگئے۔ روس سوویت روس کا سب سے بڑا ملک تھا۔

بھلا ایسا کیوں؟

ناٹو نامی تنظیم آج بھی موجود ہے لیکن اس کی نوعیت عسکری نہیں ہے۔ معلوم کیجیے کہ کتنے ممالک اس تنظیم کے رکن ہیں۔

لفظ تجویز کیجیے۔

ایک ہی سُپر پاور جس پر کئی ممالک منحصر ہوں، ایسے بین الاقوامی نظام کو 'یک قطبی نظام' کہا جاتا ہے۔ دو سُپر پاور ملکوں کے درمیان ممالک کی تقسیم کو 'قطبینی تقسیم' کہتے ہیں۔ اگر بین الاقوامی نظام میں کئی ممالک سُپر پاور کی حیثیت سے نمودار ہوجائیں تو اسے کیا کہا جائے گا؟

'جنگوں کا کھوکھلا پن' کے موضوع پر مندرجہ ذیل نکات کی مدد سے مضمون لکھیے اور اس پر آپس میں گفتگو کیجیے۔

* کسی بھی مسئلے کو مذاکرات اور مفاہمت کے ذریعے حل کیا جاسکتا ہے۔
* جنگ کے ذریعے مسئلہ حل نہیں ہوتا۔
* جنگ کی وجہ سے ترقی کی رفتار رک جاتی ہے۔

سرد جنگ کے بعد کی دنیا

سوویت روس کا شیرازہ منتشر ہونے کے ساتھ ہی سرد جنگ کا خاتمہ ہوگیا۔ سپر پاور رہ چکے اس ملک کے بکھر جانے کی وجہ سے بین الاقوامی سیاست میں بھی تبدیلیاں رونما ہوئیں مثلاً

- عالمی سیاست میں امریکہ واحد سپر پاور رہ گیا۔
- مختلف ممالک کے درمیان تجارت اور معاشی تعلقات کے فروغ کے لیے ماحول سازگار ہوگیا۔ سرمایہ، محنت، عالمی

بازار اور معلومات کی عالمی سطح پر توسیع ہوئی۔ لوگوں میں نظریات کا تبادلہ بھی آزادانہ طور پر ہونے لگا۔

- تمام ممالک نے تجارتی تعلقات کو ترجیح دی جس کی وجہ سے دیگر ممالک کی 'امداد' کا تصور پس پشت چلا گیا۔ اس کی بجائے معاشی تعلقات کے قیام کی کوششیں ہونے لگیں۔ یعنی پہلے جس ملک کو دشمن ملک کہا جاتا تھا اسے اب مقابل ملک کہنے کا تصور سامنے آیا۔
- اقوامِ متحدہ کی ذمہ داریوں میں اضافہ ہوگیا۔ عالمی امن و سلامتی کے تحفظ کے لیے اقوامِ متحدہ کو ٹھوس اقدامات کرنے پڑتے ہیں۔
- ماحولیاتی تحفظ، انسانی حقوق کی پابجائی، مساواتِ مرد وزن، قدرتی آفات کا مقابلہ جیسے معاملات کو عالمی نوعیت حاصل ہوگئی۔

عالم کاری کا مفہوم : سرد جنگ کے بعد تجارت اور معاشی تعلقات میں شفافیت آ گئی نیز محنت، سرمایہ، بڑے بڑے بازار اور معلومات کی دنیا بھر میں توسیع ہوئی۔ عالمی سطح پر لوگوں میں خیالات و نظریات کا تبادلہ شروع ہوا۔ اطلاعاتی ٹکنالوجی میں انقلاب کی وجہ سے دنیا کے واقعات اور معلومات دور دور تک پہنچنے لگے۔ ملکوں کی سرحدوں کو پہلے جیسی اہمیت نہ رہی۔ ان تمام سرگرمیوں کو 'عالم کاری' کہا جاتا ہے۔ عالم کاری کے جس طرح فوائد ہیں اسی طرح اس کے کچھ نقصانات بھی ہیں مثلاً متعدد ممالک کی معیشت باہم مربوط ہونے کی وجہ سے تجارت اور معاشی اتحاد میں اضافہ ہوگیا۔ بازار میں تیزی آ گئی لیکن اس کے باوجود غریب اور امیر ممالک کے درمیان خلیج کم نہیں ہوئی۔

اس سبق میں ہم نے ۱۹۴۵ء کے بعد سے عالمی واقعات کا مطالعہ کیا ہے۔ سرد جنگ کے دوران دنیا، اسلحہ کی دوڑ اور ترکِ اسلحہ کی کوششوں کو سمجھا ہے۔ عالم کاری کا مفہوم بھی جان لیا ہے۔ اگلے سبق میں ہم بھارت کی خارجہ پالیسی کا مطالعہ کریں گے۔

تلاش کیجیے اور شامل ہو جائیے!

ماحولیات کے تحفّظ سے متعلق کوئی دو عالمی تنظیموں کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔ اگر آپ ان تنظیموں کے مقاصد سے اتفاق رکھتے ہوں تو ان میں شمولیت کے مواقع تلاش کیجیے۔

مشق

(۱) ذیل میں سے مناسب متبادل چن کر بیان مکمل کیجیے۔

۱۔ آزاد اور مقتدر ممالک کے اشتراک سے پیدا ہونے والا نظام -
(الف) سیاسی نظام
(ب) بین الاقوامی نظام
(ج) سماجی نظام
(د) ان میں سے کوئی نہیں

۲۔ مجلسِ اقوام کی اہم ذمہ داری -
(الف) جنگ ٹالنا
(ب) نوآبادیات کی آزادی
(ج) ملکوں کی معیشت سنبھالنا
(د) ترکِ اسلحہ

۳۔ سرد جنگ کا خاتمہ.................کی وجہ سے ہوا۔
(الف) اقوامِ متحدہ کے قیام
(ب) سوویت روس کے انتشار
(ج) فوجی تنظیموں کے قیام
(د) کیوبا کی جدوجہد

(۲) مندرجہ ذیل بیانات صحیح ہیں یا غلط، وجوہات کے ساتھ لکھیے۔

۱۔ پہلی جنگِ عظیم کے بعد مجلسِ اقوام کا قیام عمل میں آیا۔
۲۔ سرد جنگ کی وجہ سے دنیا کی یک قطبی تقسیم ہوئی۔

۳۔ میخائل گورباچوف کی پالیسیوں کی وجہ سے جمہوریت کو فروغ حاصل ہوا۔

(۳) اصطلاحات کی وضاحت کیجیے:

۱۔ سرد جنگ

۲۔ عدم وابستگی

۳۔ باہمی انحصار

۴۔ قطبینی تقسیم

۵۔ عالم کاری

(۴) مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔

۱۔ پہلی جنگِ عظیم اور دوسری جنگِ عظیم کے درمیان مندرجہ ذیل نکات کی بنیاد پر موازنہ کیجیے۔

نکات	پہلی جنگِ عظیم	دوسری جنگِ عظیم
۱۔ دورانیہ (عرصہ)		
۲۔ شریک ممالک		
۳۔ اثرات (سیاسی و معاشی)		
۴۔ جنگ کے بعد قائم کی گئی عالمی تنظیمیں		

۲۔ سرد جنگ کے خاتمے کی وجوہات بیان کیجیے۔

۳۔ سرد جنگ کے خاتمے کے بعد عالمی سیاست میں رونما ہونے والی اہم تبدیلیاں تحریر کیجیے۔

سرگرمی:

۱۔ مثالوں کے ساتھ اس بیان کی وضاحت کیجیے کہ دنیا کے مختلف ممالک ایک دوسرے پر باہم منحصر ہوتے ہیں۔

۲۔ ’دنیا ایک کنبہ ہے۔‘ اس قول کی سماج میں عمل آوری کے لیے آپ کیا کریں گے؟ اس پر جماعت میں گفتگو کیجیے۔

6ETPH4